جامعہ اشرف کا فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لک الحمد یا اللہ والصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ب : شریعت اسلامیہ میں غیر مسلموں کے مقدس دنوں کو مقدس ماننے اور عملی طور پر اُن کے تقدس
وعظمت کے اظہار کی کوئی گنجائش نہیں اور فورک کے اغراض ومقاصد کے تحت یہ لکھا ہے
"مسرت اسپریچول ڈکلریشن کا فروغ واطلاق" اور سرت اسپریچول ڈکلریشن کے پروجیکٹ
عا کے تحت یہ لکھا ہے "ہر مہینہ ہندوستان کے مختلف حصوں میں متعدد مذہبی اجتماع کا منعقد کرنا
تاکہ مختلف مذاہب کا پیغام عام انسانوں تک پہنچایا جا سکے...... اس روشنی کی دعا کو
کسی ایسے خاص دن منعقد کرنا جو کہ مختلف مذاہب کے اعتبار سے وہ مہینہ کا مقدس دن ہو۔ جیسے
اسلام، ہندو، عیسائی، سکھ، پارسی، جین، بودھ مذاہب کا منظور شدہ مقدس دن.......
ان اجتماعات کے دوران تحفہ تحائف کا ایک دوسرے کو دینا بھی اچھا ثابت ہو سکتا ہے"
اسی پروجیکٹ کو فورک کے میمورنڈم میں اغراض ومقاصد کے تحت دفعہ (ل) میں یوں شامل
کیا گیا ہے — "کثیر المذاہب تہواروں کا انعقاد کرنا اور ان کو مشترکہ طور پر منانا،
کامن عام لنگر اور کثیر المذاہب مجالس دعائیہ کا انعقاد کرنا"
جب مسلمان غیر مسلموں کے مقدس دنوں میں اُن کے ساتھ مل جل کر دعائیں کریں گے، ان کے مذہبی
پیغام کو عام کریں گے، ان کے مذہبی تہواروں کو مشترکہ طور پر منائیں گے تو ظاہر ہے کہ وہ غیر مسلموں
کے مذہبی تہواروں اور ان کے مقدس دنوں کے تقدس کو عملی طور پر قبول کرنے والے اور ظاہر کرنے والے ہوں گے
حالانکہ غیر مسلموں کے مقدس دنوں کے تقدس کا اظہار شرعاً کفر ہے —
چنانچہ فتاویٰ تاتارخانیہ کتاب احکام المرتدین میں ہے:

الخروج الی نیروز المجوس والموافقۃ معھم فیما یفعلون فی ذالک الیوم من المسلمین
یوجب الکفر واکثرھا یفعل ذالک من کان اسلم منھم ویخرج الیھم فی ذالک الیوم
ولو وافقھم فیصیر کافرا ولا یشعر بذالک

غیر مسلموں کے تہواروں کو مل جل کر منانا اُن کو اچھا سمجھنے کی دلیل ہے اور غیر مسلموں کے مذہبی تہوار کو اچھا کہنا
شرعاً کفر ہے۔ چنانچہ تاتارخانیہ ہی میں فتاویٰ خلاصہ کے حوالے سے ہے: اجتمع المجوس
یوم النیروز فقال مسلم خوش سیرت نہادہ اند یکفر اور اسی میں ہے: وکذا من
حسن رسوم الکفار لعنھم اللہ —
انسانی حقوق کی حفاظت، عالمی امن وامان کے قیام، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی کے خاتمہ اور
خیالات واسمگلنگ کی روک تھام کے لیے تمام اہل مذاہب کا کوئی متحدہ پلیٹ فارم تیار کرنا شرعاً نہ
کفر ہے نہ گناہ — لیکن اس اتحاد کی آڑ میں کسی بھی مسلمان کے لیے غیر اسلامی عقائد ونظریات اور
اسلام کے سوا دوسرے مذاہب کے احترام وعزت کی اسلام میں قطعاً کوئی گنجائش نہیں — لیکن
سرت اسپریچول ڈکلریشن کے پروجیکٹ عا میں ہے کہ "وہ ایسی کوشش کرنے سے لوگوں کے دل ودماغ
میں سارے مذاہب کا عزت واحترام اور ملک کو متحد و مستحکم کرنے میں بدرجہا مددگار ثابت ہوگا"
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی تنظیم کا مقصد ایسی کوشش کرنا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں سارے

مذاہب کی عزت واحترام سکھایا جائے — اس سے ظاہر ہے کہ Respect of Religions سے احترامِ مذاہب مراد ہے
لہذا الارشاد یہ ثابت ہوتا ہے کہ
Unity of Religions سے اتحادِ مذاہب اور Acceptance of Religions سے
تسلیم وقبولِ مذاہب مراد ہیں — اتحادِ مذاہب، احترامِ مذاہب اور تسلیم مذاہب ایسے الفاظ ہیں جو
اپنے معانی پر دلالت کرنے میں صریح ہیں اور اپنے معنی مدلول کو بتانے میں کسی لفظ محذوف کے محتاج نہیں ہیں۔
لہذا یہ تاویل کرنا کہ اتحادِ مذاہب سے مشترکہ مسائل میں اہل مذاہب کا اتحاد، احترام مذاہب سے اہل مذاہب
کا احترام اور تسلیم مذاہب سے اہل مذاہب کے وجود کو تسلیم کرنا مراد ہے، شریعت اسلامیہ میں غیر مسموع ہے
کیونکہ الفاظ صریحہ میں تاویل نامقبول ہے۔ علاوہ ازیں اتحادِ مذاہب یا اتحادِ ادیان یا وحدت ادیان ایک
کفری نظریہ کے لیے موضوع الفاظ ہیں لہذا یہ جب بھی بولے جائیں گے تو اس سے وہی متعین غیر اسلامی نظریہ
ہی مراد لیا جائے گا اور اس میں اپنی طرف سے کوئی الگ معنی بیان کرنا صحیح نہیں ہوگا — مثلاً کوئی مسلمان،
معاذ اللہ — یہ کہے کہ "میں کفر واسلام دونوں کو تسلیم کرتا ہوں" تو اس پر شریعت اسلامیہ میں کفر کا حکم
عائد ہو جائے گا اور اس کی یہ تاویل کہ اس سے میری مراد یہ ہے کہ میں اہل کفر اور اہل اسلام دونوں کے وجود کو
تسلیم کرتا ہوں، شریعت میں نامقبول ہے اگرچہ اپنی تاویل پر وہ یہ دلیل لائے کہ کفر بول کر اہل کفر اور اسلام
بول کر اسلام کا ماننے والا مراد لیا جاتا ہے جیسا کہ حضور محدث اعظم ہند کے اس مصرعے میں کفر سے اہل کفر مراد لیا گیا ہے
ع کفر سے کفر بغل گیر نظر آتا ہے — اتحادِ مذاہب کا قول کفری ہے لہذا یہ قول کرنے سے آپ
پر شرعاً حکم کفر عائد ہوتا ہے اگرچہ آپ یہ تاویل کریں کہ میری مراد اہل مذاہب کا مشترکہ مسائل میں اتحاد ہے۔
کیونکہ کوئی صریح لفظ کفر بولنے سے حکم کفر عائد ہو جاتا ہے نہ اس میں کوئی تاویل مسموع ہوتی ہے اور نہ دل کے عقیدے
کا لحاظ ہوتا ہے۔ شریعت ظاہر کے مطابق حکم لگا دیتی ہے۔ جیسے کوئی مسلمان معاذ اللہ بت کے آگے سجدہ کرے
تو شریعت ظاہر کو دیکھتے ہوئے اس پر حکم کفر وشرک لگا دے گی خواہ وہ یہ کہے کہ میرے عقیدے میں بت کو سجدہ
کرنا شرک ہے۔ میں نے بت کو نہیں بلکہ بت کے آگے خدا کو سجدہ کیا ہے تو شریعت اس کی یہ بات
قبول نہیں کرے گی — چنانچہ فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے: ولو اطلق کلمة الکفر الا انہ لا یعتقد
اختلف جواب المشائخ والاصح انہ یکفر لانہ یستخف بدینہ — اسی میں ہے: ومن کفر
لسانہ طائعا وقلبہ مطمئن بالایمان فھو کافر ولا ینفعہ ما فی قلبہ.
مجھے بہت افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ میں نے فیوژن کا میمورنڈم، سورت اسپرچول ڈکلریشن
اور آپ کے دیے گئے کاغذات سب کا بغور مطالعہ کیا اور کوشش کی کہ کہیں سے کوئی شرعی صورت ایسی نکل آئے کہ
آپ پر شریعت کی طرف سے حکم کفر عائد نہ ہو کیونکہ مفتی کے ذمہ لازم ہے کہ حتی الامکان ایک مسلمان پر
حکم کفر عائد کرنے سے پرہیز کرے اور فتویٰ کفر میں حد درجہ احتیاط سے کام لے — لیکن افسوس صد افسوس
کہ مجھے کوئی بھی شرعی صورت ایسی نہ مل سکی بلکہ آپ کی تنظیم کے اغراض ومقاصد میں درج ذیل امور ہیں۔
کثیر المذاہب تہواروں کا مشترکہ طور پر انعقاد، کثیر المذاہب مجالس دعائیہ کا مختلف مذاہب کے مقدس دنوں میں
مشترکہ طور پر انعقاد، تمام لوگوں میں مذہبی ہم آہنگی پیدا کرنا، تمام مذاہب کے آفاقی اقدار کو فروغ دینا
اتحاد بین المذاہب کی تشہیر کے لیے میڈیا اور ٹکنیک کا استعمال کرنا، تعلیمی اداروں میں تعلیمی مواد بھیجنا تاکہ

مختلف مذاہب اور اُن کے روحانی اقدار کی سمجھ بوجھ کی تعلیم دی جا سکے - بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرنا
مختلف مذاہب کے تہواروں کو مل جل کر منانا اور ایسے موقعوں پر ایک دوسرے کو تحفہ تحائف دینا، تمام
مذاہب کو عمدہ باغ تصور کرنا، تمام مذاہب کو شانتی کی جگہ کہنا، تمام مذاہب کو خوبصورت چمن کہنا تمام
مذاہب میں حقیقی سچائی کو مساوی ماننا، تمام مذاہب کی عزت و احترام کو لوگوں کے دلوں میں جمانے کی کوشش کرنا
اپنے بچوں کو غیر مسلموں کے مذہبی تعلیمی اداروں میں تعلیم کے لئے داخل کرنا اِس مقصد کے پیش نظر کہ ان کے ذہنوں میں
یہ نظریہ بس جائے کہ تمام مذاہب میں اعتدال، سچائی اور حق کے اقدار موجود ہیں —

یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ مذکورہ بالا امور قومی و ملکی مشترکہ مسائل نہیں بلکہ ان کا تعلق خالص مذہب اور مذہبی
اعمال و نظریات سے ہے - لہذا آپ کا یہ کہنا کہ اتحاد مذاہب سے مشترکہ قومی و ملکی مسائل میں اہل مذاہب کا
اتحاد مراد ہے اور احترام مذاہب سے اہل مذاہب کے حقوق کی رو رعایت اور تسلیم مذاہب سے اہل مذاہب کے
وجود کو تسلیم کرنا مراد ہے "خلاف ظاہر" ہے جو نامقبول ہے —

حاصل یہ کہ صریح کلمۂ کفر کا قول کرنے اور غیر اسلامی نظریات و افعال کی تشہیر و تبلیغ پر اپنی تائید پیش کرنے کی وجہ
سے آپ پر شرعاً حکم کفر عائد ہوتا ہے — فقیر اشرفی آل نبی کا ایک ادنیٰ غلام اور دین نبی کا ایک معمولی خادم ہے -
رشتۂ ایمان پر سارے رشتے موقوف ہیں - فرمان نبی ہے الدین النصیحۃ - دین سراپا خیر خواہی کا نام ہے -
لہذا فقیر کا خیر خواہانہ مشورہ یہ ہے کہ آپ چونکہ شریعت کی گرفت میں ہیں لہذا اپنی توبہ اور تجدید ایمان کا اعلان
کریں اور اپنی کل متاع دنیوی کو شریعت مصطفویہ کے حکم پر قربان کرکے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کریں -
اسی میں دنیا و آخرت کی سرخروئی ہے —

واللہ اعلم

ھذا ما ظہر لی من الحق من اللہ العظیم وھو یھدی من یشاء الی الصراط المستقیم

کتبہ

رضاء الحق اشرفی راج محلی شیخ الحدیث و صدر مفتی جامع اشرف
درگاہ کچھوچھہ شریف ضلع امبیڈکر نگر (یو۔پی)
۲۰ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ ۱۹ فروری ۲۰۰۶ء

دار الافتاء
جامع اشرف، درگاہ کچھوچھہ شریف
امبیڈکر نگر (یوپی)

مسئلہ مذکورہ بالا تحریر سے متفق ہوں

محمد شہاب الدین اشرفی
خادم الافتاء والتدریس جامع اشرف